شاہد حسین رزاقی

# تاثرات

## نئے دور کے تقاضے :

مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کو متحد کرنے کا عظیم تصور ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو ایک عملی حقیقت بن گیا۔ اور ۱۴ اگست کی طرح یہ دن بھی پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ اس اتحاد نے ملی وحدت، سیاسی استحکام اور اقتصادی ترقی کی راہ سے وہ رکاوٹیں دور کر دی ہیں جو اجنبی حکمرانوں کی قائم کردہ حد بندیوں اور تفریق پسندی نے پیدا کر دی تھیں۔ پاکستان اور دوسری مملکتوں میں ایک اہم اور بنیادی فرق یہ ہے کہ مسلمانانِ ہند نے اپنی جداگانہ مملکت قائم کرنے کا مطالبہ ہی اس لئے کیا تھا کہ وہ اس مملکت میں اپنے مخصوص نظامِ حیات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں لیکن پاکستان بنانے کے بعد مسلمانوں نے عملاً اس نظام کو فراموش کر دیا اور یہ بھول گئے کہ وہ ایک عالمگیر دینی وحدت ہیں اور جو اختلافات غیر اسلامی نظاموں کی اساس ہیں وہ قرآنی تعلیم کے مطابق کوئی اہمیت نہیں رکھتے :

..... وجعلنٰکم شعوبًا وّقبائلَ لتعارفوا

(.... اور ہم نے تم کو مختلف گوتوں اور قبیلوں میں اسلئے تقسیم کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو)

اسلام کا پیدا کردہ یہ دینی اتحاد اس کا بہت بڑا کارنامہ اور انسانیت کا عظیم ترین تصور ہے جس کو قرآن حکیم نے بھی انسان پر احسان و انعام قرار دیا ہے۔

وَاذکُرُوا نِعمَۃَ اللہ عَلَیکُم اعداءً فَاَلَّفَ بَینَ قُلُوبِکُم فَاَصبَحتُم بِنِعمَتِہٖ اخوانا وَکُنتُم علیٰ شَفَا حُفرَۃٍ مِنَ النَّارِ فَانقَذَکُم مِنہَا۔

(تم پر اللہ نے جو انعام فرمایا ہے اسے یاد کرو۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں باہمی الفت پیدا فرما دی اور اسکے فضل سے تم بھائی بھائی ہوگئے اور تم آتشیں گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، مگر اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا)

لیکن بدقسمتی سے باہمی اختلافات و تعصبات نے باہمی الفت اور اخوت کے رشتوں کو کمزور کر دیا، اور ہم پھر آتشیں گڑھے سے قریب آگئے مغربی پاکستان کا یہ اتحاد پورے پاکستان کے اتحاد و استحکام کی طرف بہت اہم قدم ہے اور ہم اس راہ پر گامزن ہو کر ہی منزلِ مقصود پر پہنچ سکیں گے۔

آئینی طور پر مغربی پاکستان کو ایک وحدت بنا دینا ہی کافی نہیں بلکہ اصل کام تو اس آئینی اقدام کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ہم کو اپنی ذہنیت میں ایسی تبدیلی پیدا کرنی ہے کہ تعصب و تنگ نظری اور بدگمانی کی بنیادوں پر عارضی دیواریں قائم رکھنے کی بھی

ضرورت باقی نہ رہے۔ قومی آزادی کا احساس و شعور اس طرح بیدار کرنا ہے کہ ہم ملکی مفاد کو ذاتی اغراض پر ہر حالت میں ترجیح دیں۔ سیاسی زندگی کو ایسے سانچوں میں ڈھالنا ہے، جو جمہوری تصورات کو زندہ حقیقت بنا سکیں۔ اقتصادی ترقی کے لئے زرعی، صنعتی اور تجارتی وسائل سے منظم طور پر پورا فائدہ اٹھانا ہے۔ معاشرتی نظام کی اس طرح اصلاح کرنی ہے کہ کوئی شخص بنیادی معاشرتی حقوق، اور غذا، لباس، مکان، تعلیم، طبی امداد اور روزگار جیسے لوازم حیات سے محروم نہ رہے۔ اس میں شک نہیں کہ معیارِ زندگی میں فرق ایک فطری اور لازمی چیز ہے لیکن اس قوم کا مستقبل کبھی روشن نہیں ہو سکتا جس میں ایک طرف تو دولت کے فلک بوس پہاڑ اور دوسری طرف افلاس کے گہرے غار ہوں۔ ہم کو محنت، کارکردگی، اخلاقی اصلاح اور کردار سازی پر عملی توجہ کرنا ہے۔ تعلیم کی محدود اجارہ داری اور جہالت کو ختم کر دینا ہے اور محض کلرکوں کی تعداد میں اضافہ کرتے رہنے کے بجائے ایسا تعلیمی نظام نافذ کرنا ہے، جو ہمارے قومی مقاصد و عزائم کے مطابق ہو۔ تعلیمی اصلاح اور ہمہ جہتی اتحاد کا فوری اور لازمی تقاضہ یہ ہے کہ ہم انگریزی ڈبوں کے دودھ پر اپنی قوم کی پرورش کرنا چھوڑ دیں اور فطری و ملی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مشترکہ قومی زبان اردو کو ذریعہ تعلیم اور دفتری زبان کی حیثیت سے نافذ کریں۔ یہ کام ہمارے پیش نظر اہم مسائل میں سے ہیں، وہ مسائل جن کو کامیابی سے حل کرنے کی صورت میں ہی ہم اس اتحاد کی برکتوں سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

یہ مصیبت تابہ کے:

اکتوبر کے اوائل میں مغربی پاکستان کے وسیع علاقے کو ایک عدیم المثال سیلاب کی تباہ کاریوں سے زبردست نقصان پہنچا۔ یہ سیلاب درحقیقت ایک عظیم قومی مصیبت ہے اور اس سے قومی معیشت کو اس قدر شدید صدمہ پہنچا ہے کہ اس کو اصلی حالت پر لانے کے لئے کثیر دولت، شدید محنت اور طویل مدت درکار ہے۔

پاکستان میں سیلابوں کا یہ سلسلہ روز افزوں ہے اور اگر یہاں کے باشندے اسقدر بلند حوصلہ اور محنتی نہ ہوتے تو ہمارا تمام معاشی نظام کب کا درہم برہم ہو گیا ہوتا۔ عوام کی قوتِ برداشت اور جواں مردی بہت قابلِ قدر ہے لیکن اس کی محض تعریف کر دینا ہی کافی نہیں۔ سیلاب آنے کے بعد امدادی کاموں میں ہم کو جو انہماک ہوتا ہے اگر وہ اس کے بعد بھی برقرار رہے، تو ہم اس مصیبت سے مستقل طور پر نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ سیلاب کے اسباب کو روکنا اور دریاؤں پر قابو پانا ایک ایسا اہم قومی مسئلہ ہے، جو مکمل منصوبہ بندی اور غیر معمولی کوششوں ہی سے حل ہو سکتا ہے۔ ہالینڈ ایک چھوٹی سی قوم ہیں لیکن انکی اولوالعزمی اور قوتِ عمل نے سمندر کو مغلوب کر لیا۔ کیا پاکستانیوں کیلئے دریاؤں تک پر قابو پالینا ممکن نہیں؟

خلیفہ شجاع الدین صاحب کی اچانک وفات ایک المناک سانحہ ہے۔ وہ ہمارے ملک کی نامور شخصیت، ممتاز ماہرِ تعلیم اور قانون داں، قومی تحریکوں کے حامی اور اصلاحی سرگرمیوں کے علمبردار تھے۔ انجمن حمایت اسلام جیسے قابلِ قدر ادارہ کی روح رواں تھے۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی تمام سرگرمیوں میں نمایاں حصّہ لیتے تھے۔ ان کی وفات ایک قومی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی روح کو اپنی نعمتوں سے بہرہ مند کرے۔